رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قادیان
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ عہ

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹ لعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳ | مورخہ ۷ شعبان ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۵ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۰۸

فہرست مضامین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو دقائق تقوٰے کی رعایت رکھنی چاہیئے

فرمایا:- امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بابت لکھا ہے کہ آپ ایک مرتبہ بہت ہی تھوڑی سی نجاست جوان کے کپڑے پر تھی۔ دھو رہے تھے۔ کسی نے کہا۔ کہ آپ نے اس قدر کے لئے تو فتوٰے نہیں دیا۔ اس پر آپ نے کیا لطیف جواب دیا۔ کہ آں فتوٰے است و ایں تقوٰے:۔

پس انسان کو دقائق تقوٰے کی رعایت رکھنی چاہیئے۔ سلامتی اسی میں ہے۔ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کی پروا نہ کرے۔ تو پھر ایک دن وہی چھوٹی چھوٹی باتیں کبائر کا مرتکب بنا دیں گی۔ اور طبیعت میں کسل اور لاپروائی پیدا ہو کر انسان ہلاک ہو جائے گا۔ تم اپنے زیر نظر تقوٰے کے اعلےٰ مدارج کو حاصل کرنا رکھو اور اس کے لئے دقائق تقوٰے کی رعایت ضروری ہے“۔ (الحکم ۱۰ - نومبر ۱۹۰۵ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ر نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے:۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے:۔

کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سات بجے صبح لنگر خانہ اور سابق مہمان خانہ کے درمیانی قطعہ زمین پر نئے مہمان خانہ کی بنیاد رکھی۔ اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد نظارت ضیافت کی طرف سے حضور کو معہ دیگر تقریباً ایک سو اصحاب کے دعوت چائے دی گئی:۔

جناب مولوی فخر الدین صاحب پنشنر بعارضہ قولنج بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک جدید کی آخری میعاد

چندہ تحریک جدید کے پہلے سال کے وعدے پورے کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء تک ہے۔ جن احباب کے وعدوں میں سے کچھ باقی ہے۔ وہ اپنی بقایا رقوم ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء تک مرکز میں بھیجکر ثواب حاصل کریں ؎

فائنل سکرٹری تحریک جدید

درخواستہائے دعا

(۱) میاں غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن لاہور کے سینئر گریڈ کا سوال درپیش ہے۔ ۵ نومبر کو ۱۱ بجے سیلیکشن بورڈ کے سامنے انٹرویو ہوگا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (۲) بندہ کا چھوٹا بھائی محمد اسمٰعیل بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔..... از میعادی شیرا

گوجرہ کے احمدیوں پر فوجداری مقدمہ کا فیصلہ

گوجرہ کے احمدیوں پر زیر دفعہ ۴۵۲ جو مقدمہ لائل پور میں چل رہا تھا۔ ۳۱ اکتوبر مجسٹریٹ صاحب نے اس کا فیصلہ سنا دیا۔ اور محمد دین صاحب میاں محمد عبداللہ صاحب کو بری کر دیا۔ اور عبدالواحد صاحب کو ۲ ماہ قید کی سزا دی۔ اپیل دائر کر دی گئی ہے۔ اور عبدالواحد صاحب کی ضمانت ہو چکی ہے۔ احباب بریت کے لئے دعا فرمائیں ؎

(نامہ نگار از لائل پور)

تبلیغی رپورٹ انصاراللہ

کئی اعلان الفضل میں شائع کئے گئے ہیں۔ کہ تبلیغی رپورٹ انصاراللہ ہر ماہ کی آخری تاریخ کو ضرور بھیج دینی چاہیئے۔ اس کے بعد قریباً ساٹھ جماعتوں کے سکرٹری صاحبان کو ماہ اکتوبر کے نصف آخر میں خط بھی لکھے۔ تاہم تبلیغی رپورٹوں کا حال وہی ہے۔ مہربانی کر کے سکرٹری صاحبان اس طرف توجہ فرمائیں۔ یہ رپورٹ نہایت ضروری ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خطبات جمعہ کے متعلق حضرت امیر المومنین کا نہایت ضروری ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یکم نومبر ۱۹۳۵ء کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں گذشتہ ایک سال پر جبکہ احرار نے اصحاب فیل کی طرح قادیان پر حملہ کیا تبصرہ فرماتے ہوئے خدا تعالےٰ کی کھلی کھلی تائید و نصرت کا نہایت ہی روح پرور اور ایمان افروز رنگ میں ذکر فرمایا۔ اور ساتھ ہی جماعت کو مکمل کامیابی حاصل کرنے کے لئے مزید قربانیوں کی تحریک فرمائی۔ یہ خطبہ انشاءاللہ عنقریب خطبہ نمبر میں شائع کیا جائے گا۔ احباب کو چاہیئے۔ اس کی اشاعت کا خاص انتظام کر کے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کہ اس کے کس قدر پرچے ان کی خدمت میں بھیجے جائیں۔ حضرت امیر المومنین نے اس سلسلہ میں کئی اور خطبات ارشاد فرمانے کا اعلان کیا ہے۔ اور ساتھ ہی فرمایا ہے۔ کہ ہر جماعت اس امر کا خاص طور پر انتظام کرے۔ کہ اپنے حالات کے مطابق جمعہ یا اتوار کے روز سب دوستوں کو جمع کر کے سنائے جائیں

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے ۳ نومبر ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؎

دستی بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	عزیز احمد صاحب	بسواس بنگال
۲	کریم بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۳	نواب بی بی صاحبہ	قادیان
۴	فضل بی بی صاحبہ	"
۵	سلطان احمد صاحب	ضلع گجرات
۶	شیر محمد صاحب	ضلع ہزارہ

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۷	امیر حیدر خان صاحب	ضلع اٹک
۸	قاضی محمد الدین صاحب	ضلع ہزارہ
۹	اللہ دتا صاحب	ضلع امرتسر
۱۰	مہر بی بی صاحب	"
۱۱	نواب بی بی صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۱۲	اقبال بیگم صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۱۳	شکر اللہ خانصاحب	ضلع لائلپور
۱۴	مقبول حسن صاحب	اڑیسہ
۱۵	عبدالحمید صاحب	بنگال
۱۶	سید حسین صاحب	"
۱۷	چودہری منگو صاحب	قادیان
۱۸	مستری شیر محمد صاحب	"
۱۹	عنایت اللہ صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲۰	رحمۃ اللہ صاحب	قادر آباد متصل قادیان
۲۱	مرزا بشیر احمد صاحب	ضلع لاہور
۲۲	عبدالحق صاحب	"
۲۳	محمد علی صاحب	قادیان
۲۴	صوفی احمد صاحب	"
۲۵	صوفی محمد صاحب	"
۲۶	عبدالغفار صاحب	لکھنؤ
۲۷	محمد الدین صاحب	قادیان
۲۸	احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۲۹	عبدالرحمٰن صاحب	ضلع جالندھر
۳۰	حسین بخش صاحب	ضلع گورداسپور
۳۱	دوست محمد صاحب	ضلع جہلم
۳۲	اللہ دتا صاحب	ضلع گورداسپور
۳۳	حافظ سردار محمد صاحب	ضلع ہوشیارپور
۳۴	سید شاہ عبدالسلام صاحب	سرحد
۳۵	حکیم مرزا عبدالستار بیگ صاحب	ریاست میسور
۳۶	محمد علی صاحب	ضلع گورداسپور
۳۷	محمد ابراہیم صاحب	قادیان
۳۸	محمد اشرف صاحب	ضلع گجرات

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی صحت یابی کیلئے دعا کی جائے

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن گوجرانوالہ کی طبیعت چند روز سے ناساز ہے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔ احباب اپنی نمازوں اور دعا کے خاص اوقات میں حضرت میر صاحب کے لئے ضرور دعا کریں ؎

ایک افسوسناک غلطی کے متعلق معذرت

گذشتہ دو پرچوں میں بیرونی ممالک کے بیعت کرنے والوں کے جو نام شائع ہوئے ہیں۔ وہ ایک غلط فہمی کی بناء پر دوبارہ شائع ہو گئے ہیں جس کے متعلق معذرت پیش کی جاتی ہے ؎

دولتمند ہونے کا نہری موقعہ

رسالہ دستکاری جو ہزاروں بیکاروں کو روزگار دیتا اور عورتوں کو انگلینڈ۔ امریکہ۔ جرمنی۔ جاپانی دستکاری بغیر سرمائے کے سکھاتا ہے۔ جس کا سالانہ چندہ اب تک پانچ روپیہ تھا۔ مگر رسالہ دستکاری کی ۲۲ سال تک زندہ رہنے کی خوشی میں ایک روپیہ چار آنہ میں سال بھر کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔ وی۔ پی نہیں ہوگا۔ اس کے عملی رسالہ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد کے چھوٹے بڑے چار ہزار سکولوں کے لئے محکمہ تعلیم کا منظور شدہ ہے۔ اور اس رسالہ کے مفید ہونے کے لئے ڈاکٹر شفیع احمد صاحب پی۔ ایچ ڈی کا نام کافی ہے۔ جو ڈیڑھ سو دستکاریاں جانتے ہیں اور ہزاروں بیکاروں کو فارغ البال بنا چکے ہیں۔ نمونہ کا پرچہ آٹھ آنے کے بجائے مفت

منیجر رسالہ دستکاری بلیماران دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ شعبان ۱۳۵۴ھ

رائے صاحب لالہ جواہر لال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ انچارج پولیس قادیان کے عہد کے چند واقعات

قادیان میں قیام امن کے متعلق پولیس نے اپنا فرض کہاں تک ادا کیا۔

(۲)

(۵)

جیسا کہ گزشتہ پرچہ میں لکھا گیا ہے۔ قادیان میں جوں جوں پولیس کی طاقت میں اضافہ ہوتا گیا۔ احراری فتنہ پرداز اپنی شرارتوں میں بھی بڑھتے گئے۔ اور جماعت احمدیہ کی دل آزاری اور ایذا رسانی میں ترقی کرتے گئے۔ احراری ملا عنایت اللہ جب سے قادیان میں آیا۔ محلہ ارائیاں کی مسجد میں جو شارع عام سے ہٹ کر ایسی جگہ واقع ہے۔ جہاں احمدیوں کی عام طور پر آمدورفت نہیں۔ دل آزار تقریریں کیا کرتا تھا۔ رائے صاحب لالہ جواہر لال کے قادیان میں تقرر کے معاً بعد جہاں وہ درشت کلامی اور بدزبانی میں حد سے بڑھ گیا۔ وہاں اس نے مسجد ارائیاں کی بجائے مسجد خوجیاں میں اپنا اڈا قائم کر لیا۔ جو کہ اس شارع عام پر واقعہ ہے۔ جہاں دن رات احمدیوں کی سب سے زیادہ آمدورفت رہتی ہے۔ اور جہاں ارد گرد احمدیوں کے بکثرت مکانات ہیں۔ پھر اس مسجد میں نہیں۔ بلکہ اس کے سامنے کی دوکان جو کہ بالکل راستہ کے کنارے پر واقعہ ہے۔ اسکی چھت پر چڑھ کر نہایت اشتعال انگیز تقریریں شروع کر دیں۔ اور دوسرے مقامات کے بدزبان لوگوں کو بلا کر تقریریں کرانے لگا۔ اپریل کے آخری ہفتہ میں جب مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس میں شرکت کے لئے دور دور سے احمدی جماعتوں کے نمائندے۔ اور روزمرہ کی نسبت کئی گنا زیادہ تعداد میں قادیان تشریف لائے۔ تو اس موقعہ پر احرار نے اڈے پر نہایت ناپاک تقریر محض اس لئے کی۔ کہ راستہ چلتے احمدیوں کو اشتعال دلائیں اور ان کے مقدس پیشواؤں کی ہتک کر کے فتنہ و فساد پیدا کریں۔ پولیس نے نہ صرف اس فتنہ و شرارت کے انسداد کی کوئی کوشش نہ کی بلکہ ایک بہت بڑی جمعیت اس جگہ مقرر کر دی۔ جو فتنہ پرداز احرار کے لئے خاص طور پر تقویت کا موجب ہوئی۔ اور انہوں نے دل کھول کر جماعت احمدیہ کے خلاف انتہا درجہ کی دل آزار تقریریں کیں۔ وہ پولیس جسے احرار کانفرنس کے موقعہ پر کسی احمدی کا وہاں جانا اس لئے منظور نہ تھا کہ احرار کو اس کی شکل دیکھ کر ہی اشتعال نہ آ جائے وہ پولیس جو اس وقت اس قدر فرض شناس واقعہ ہوئی تھی۔ کہ کاغذ کا کوئی ایسا ورق لے کر جس پر احمدیت کی تائید میں کچھ لکھا ہو۔ احرار کانفرنس کے پاس سے کسی کا گزرنا بھی گوارا نہ تھا۔ وہ پولیس جو یہ بھی پسند نہ کرتی تھی۔ کہ احرار کانفرنس میں شریک ہونے والے لوگوں میں سے اگر کوئی شخص تحقیق حق کی خواہش رکھتا ہو۔ تو اسے کوئی رسالہ یا ٹریکٹ دیا جائے۔ وہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر اس قدر وسیع القلب ہو گئی۔ کہ سینکڑوں احمدی جن میں دنیوی لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ پایہ اور اعلیٰ درجہ کے لوگ شامل تھے۔ جس راستہ سے گزرتے تھے۔ وہاں امرتسر سے آنے والے احراری کی انتہائی بدزبانی اور بدکلامی پر اس نے نہ صرف کوئی پابندی عائد نہ کی۔ بلکہ اپنے زیر سایہ اس کی تقریر کرائی۔ جس سے جماعت احمدیہ کی بے حد دل آزاری ہوئی۔ پھر اس نئے اڈے پر احرار نے پولیس کی حفاظت میں تقریریں کرنے کا سلسلہ جاری کر دیا۔ پولیس کو اس شرارت کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔

(۶)

انہی ایام میں احرار کے ایک جلسہ کے موقعہ پر پولیس نے قیام امن کے متعلق جو کارنامہ سرانجام دیا۔ اور جس کی طرف اسی وقت حکام بالا کو توجہ دلائی گئی وہ یہ تھا۔ کہ ۲۸ - اپریل کو رات کے وقت احرار نے جلسہ کیا۔ جس میں ایک پولیس کانسٹبل کو جو ایک برے پر بیٹھا تھا۔ کئی لوگوں نے جلسہ میں روڑا پھینکتے دیکھا۔ اس پر جلسہ میں سے بعض نے شور مچا دیا۔ کہ احمدی پتھر مار رہے ہیں۔ اس شور میں وہی کانسٹبل اپنے منہ سے لوگوں کو اٹھاتا۔ اور یہ کہتا ہوا بھی پایا گیا۔ کہ اٹھو اور شور مچاؤ۔ پولیس کے مقامی افسروں کو اسکی اطلاع دے دی گئی۔ یہ شخص پہلے بھی شرارتوں میں حصہ لیتا رہتا تھا۔

(۷)

قادیان میں جماعت احمدیہ کی عیدگاہ کی چونکہ ایک عرصہ سے مرمت نہ ہوئی تھی اور مختلف مقامات پر گڑھے پڑ گئے تھے صیغہ جائداد صدر انجمن احمدیہ کے زیر انتظام ۱۵ - جون کو وہاں مزدور لگائے گئے تاکہ گڑھے پر کر کے ہموار کرائے جائیں۔ اس پر بہت سے احراری وہاں جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے ہمارے مزدوروں سے کدالیں اور ٹوکریاں چھین لیں۔ نیز ہمارے آدمیوں کو زدوکوب بھی کیا۔ اس کے بعد اور مزدور بھیجے گئے۔ جنہیں نئی ٹوکریاں اور کدالیں دی گئیں۔ اتنے میں پولیس بھی زیر سرکردگی انچارج چوکی پہنچ گئی۔ مزدوروں نے ابھی مٹی کی ایک دو ٹوکریاں ہی ڈالی ہونگی۔ کہ احراریوں نے جو پہلے حملہ کرنے کے بعد دور جا کھڑے ہوئے تھے آگے بڑھنا شروع کیا۔ ادھر انچارج پولیس معہ پولیس آگے بڑھے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے مختار کو نہایت گندی اور فحش گالیاں دیتے ہوئے گرفتار کر کے ہتھکڑی لگائی۔ اور گولی چلانے کی دھمکی دی۔ اس کے بعد مالکان دیہہ کے مختار عام کو جو ایک معمر آدمی ہیں۔ اور اس موقعہ پر موجود تھے ہتھکڑی پہنا دی اس وقت چار نوجوان جو اس لئے وہاں بھیجے گئے تھے۔ کہ اگر کوئی حملہ کرے۔ یا کسی اور رنگ میں زیادتی کرے۔ تو کیمرہ کے ذریعہ تصویر لے لی جائے انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اور ان کے کیمرے ضبط کر لئے۔ اس کے مقابلہ میں احراری جو دو دفعہ حملہ کر کے آئے جنہوں نے سامان چھین لیا۔ اور جو احمدیوں کی عیدگاہ میں بے جا مداخلت کے مرتکب ہوئے۔ ان میں سے صرف چار کو پکڑا۔ اور پولیس نے اپنا یہ کارنامہ دکھانے کے لئے احمدیوں کو ہتھکڑیاں لگائے ہندو بازار میں سے گزارا۔ دس بجے کے قریب مجسٹریٹ علاقہ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی موقعہ پر آ گئے۔ مگر احمدیوں کی کوئی دادرسی نہ ہوئی اور انہیں اپنی عیدگاہ کی مرمت کرنے کی اجازت نہ مل سکی۔

(۸)

ان ایام میں اس قدر اندھیر مچا ہوا تھا۔ کہ احمدیوں کے لئے رستہ چلنا مشکل ہو گیا۔ کوئی نہ کوئی شرارت کھڑی رکھی جاتی۔ وہ نوجوان جن کو پولیس نے عیدگاہ سے گرفتار کیا تھا۔ اور جو ضمانت پر رہا ہوئے ان میں سے دو پر دوسرے ہی دن احرار نے اس منصوبہ کے ماتحت حملہ کرنے کی کوشش کی۔ کہ ان کی ضمانت ضبط کرائیں۔ مگر وہ دونوں بچ کر نکل گئے۔ احراری بعض ہندو اور سکھوں کو لے کر عیدگاہ میں اس ارادہ سے گئے۔ کہ عیدگاہ کی پختہ دیوار اور ممبر ڈھا دیں۔ اور بعض فرضی قبریں بنا دی جائیں۔ لیکن وقت پر اطلاع پہنچ جانے کی وجہ سے وہ اپنے منصوبہ میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ایک احمدی کے مکان پر قرآن کریم کے درس کے وقت احرار کی عورتوں نے احمدیوں کے خلاف سخت دل آزار ہجو اس کی۔ احمدیہ عیدگاہ کا فرش ٹوٹتے ہوئے ایک احمدی پر حملہ کر کے اس کا کیمرہ توڑ دیا گیا اور دھکے مار کر عیدگاہ سے نکال دیا۔ ایک میلہ جو کئی سال سے بند تھا۔ کرا کر اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ کی ایک پختہ چار دیواری گرا دی۔ کئی ایک دکانوں احمدیوں پر حملے کئے گئے۔ یہ سب کچھ پے در پے اس لئے کیا جا رہا تھا۔ کہ عام فساد کرایا جائے۔ اور یہ پولیس کی کافی جمعیت کی موجودگی میں اور ایک اعلیٰ افسر کے انچارج ہونے کے وقت کیا جا رہا تھا۔ مگر پولیس نہ صرف کوئی انسداد نہ کر سکی۔ بلکہ اس کے رویہ سے حالات زیادہ سے زیادہ بدتر ہوتے گئے۔ اس نے جو بھی قدم اٹھایا۔ اس کا اثر جماعت احمدیہ کے خلاف پڑا۔ اور فتنہ پردازوں کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ چونکہ جماعت احمدیہ ہر قیمت دیکر اور ہر مصیبت اٹھا کر بھی اپنے مقدس مذہبی مقام کو فتنہ و فساد سے محفوظ رکھنے کا تہیہ کر چکی تھی۔ اس لئے احرار کی انتہائی اشتعال انگیزیوں اور فتنہ آرائیوں کے باوجود وہ مکمل طور پر پُرامن رہی۔ مگر یہی بات احرار کے شر ارتوں میں بڑھنے اور پولیس کا ایسا رویہ اختیار کرنے کا موجب ہوئی اور احرار نے اتنی پولیس کی موجودگی میں وہ وہ حرکات کیں جنہیں اپنے فرائض کو صحیح طور پر سرانجام دینے والا کوئی افسر قطعاً گوارا نہ کر سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریرات میں کوئی تضاد نہیں

(۲)

تیسرا اختلاف

ترجمان احرار "مجاہد" نے بزعم خود ایک اور اختلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریرات میں یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ "صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے۔ اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا۔ کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔"

لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۱۵۵ میں فرماتے ہیں۔

"بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر ہے۔"

صاحب شریعت نبی کسی نبی کا تابع نہیں ہوتا

لیکن ان دونوں تحریرات میں کسی قسم کا اختلاف نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر قسم کے نبی کے لئے یہ شرط قرار نہیں دی۔ کہ وہ کسی دوسرے نبی کا مطیع اور تابع نہ ہو۔ بلکہ یہ "صاحب نبوت تامہ" کے لئے شرط قرار دی ہے۔ اور صاحب نبوت تامہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ اصطلاح کے مطابق وہ نبی ہے۔ جو شریعت جدیدہ لائے چنانچہ آپ نبوت تامہ کی ان الفاظ میں تعریف فرماتے ہیں:۔

الحدیث یدل علی ان النبوۃ التامۃ الحاملۃ لوحی الشریعۃ قد انقطعت (توضیح مرام صفحہ ۱۹ طبع سوم)

یعنی حدیث مذکورہ یہ بتا رہی ہے۔ کہ نبوت تامہ جو وحی تشریعی والی ہوتی ہے۔ بند ہو چکی اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحب نبوت تامہ سے مراد شرعی نبی ہے۔ اور ایسے ہی نبی کے متعلق آپ نے فرمایا کہ "صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا۔" اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ جو نبی نئی شریعت لائے گا۔ وہ لازماً کسی پہلے نبی کا مطیع و تابع نہیں ہوگا۔ لیکن غیر شرعی نبی کا کسی سابقہ نبی کی اطاعت کرنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خود مسلم ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں "اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا ہے۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ اور کسی نبی کو نہیں ملی"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ)

یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ امر تسلیم فرمایا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے نبوت مل سکتی ہے پس آپ کے نزدیک بھی غیر شرعی نبی کا سابقہ نبی کی اطاعت کرنا ممتنع نہیں۔

ازالہ اوہام میں بھی فرماتے ہیں:۔

"محدث جو مرسلین میں سے ہے امتی بھی ہوتا ہے۔ اور ناقص طور پر نبی بھی۔ امتی وہ اس وجہ سے کہ وہ بکلی تابع شریعت رسول اللہ اور مشکوٰۃ رسالت سے فیض پانے والا ہوتا ہے۔ اور نبی اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ نبیوں سا معاملہ اس سے کرتا ہے۔"

(ازالہ اوہام ۵۶۹)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام غیر شرعی انبیاء اور محدثین کے متعلق یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ سابقہ نبی کے متبع ہوتے ہیں۔ اور یہی امر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حقیقۃ النبوۃ میں بیان فرمایا ہے پھر اختلاف کیسا۔

بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ کا ایک مفہوم یہ بیان فرمایا ہے، کہ ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔ اور اس طرح حضور نے یہ استنباط کیا ہے، کہ شرعی انبیاء کسی اور نبی کے تابع نہیں ہوتے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس آیت سے یہ استنباط فرمایا ہے۔ کہ "ہر نبی لوگوں کا مطاع ہوتا ہے لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اس کی اطاعت کریں۔ یہ تو مطلب نہیں۔ کہ وہ کسی کا مطیع نہ ہو۔" اور یہ دونوں باتیں درست ہیں۔ یعنی شرعی انبیاء کے متعلق اس آیت کا وہ مفہوم ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا۔ اور غیر تشریعی انبیاء کے متعلق اس آیت کا وہ مفہوم ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔

چوتھا اختلاف

چوتھا اختلاف یہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "بڑے ہی تعجب اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ جب یہ لوگ مانتے ہیں۔ کہ یہ امت خیر الامم ہے۔ تو کیا ایسی ہی امت خیر الامم ہوا کرتی ہے جس میں کسی کو مخاطبات اور مکالمات الٰہیہ کا شرف حاصل نہ ہو۔ حضرت موسےٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔ لیکن اس امت میں ایک بھی ان کا مثیل نہ ہوا۔ تو پھر یہ امت کیونکر خیر الامم ٹھہری" لیکن حقیقۃ النبوۃ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی امتی نبی نہیں آ سکتا تھا۔ اس لئے کہ آپ سے پہلے جسقدر انبیاء گذرے ہیں۔ ان میں وہ قوت قدسیہ نہ تھی۔ جس سے وہ کسی شخص کو نبوت کے درجہ تک پہونچا سکتے۔ اور صرف ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسے انسان کامل گزرے ہیں۔ جو نہ صرف کامل تھے۔ بلکہ مکمل تھے۔ یعنی دوسروں کو کامل بنا سکتے تھے۔"

حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پیروی میں نبوت

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حقیقۃ النبوۃ میں جس عقیدہ کا اظہار فرمایا ہے۔ درحقیقت وہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ ہے چنانچہ حضور حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

"بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسےٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسےٰ ؑ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے۔ اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا"۔ (صفحہ ۹۷ حاشیہ)

مخزنہ وزیر بیگم ضیاء (ادیب فاضل) کی انمول تصنیف

آرائش جمال (رجسٹرڈ)

زنانہ سنگار کی مکمل گائیڈ
ضخامت پونے تین سو صفحات
ہاف ٹون تصاویر ۲ درجن
دستی تصاویر چار درجن
سنگھاری نسخہ جات ۲۰۰
قیمت بلا جلد ۱۲ مجلد
کاغذی ۱۴ مجلد سنہری نام
ایجنسیاں (۱) کتب خانہ علم و ادب جامع مسجد دہلی

آرائش جمال پر روزنامہ ملاپ لاہور سنڈے ایڈیشن ۲۸ اپریل ۳۵ء لکھتا ہے۔ کہ کتاب کی شکل و صورت ٹھیک ویسی ہے جیسی آرائش جمال کے مضمون پر لکھی ہوئی کتاب کی ہونی چاہیئے۔ یعنی کہ نہایت دلکش دیکھتے ہی پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ ... اس سے بھی بڑی خوبی اس کتاب کی یہ ہے کہ اس کی زبان سادہ ہے اور جو نسخے لکھے گئے ہیں۔ وہ سہل الحصول اور سہل الترکیب ہیں۔

(۲) ساقی بک ڈپو کھاری باؤلی دہلی (۳) مکتبہ قاسمی نظام شاہی روڈ حیدر آباد دکن (۴) مکتبہ علمیہ متصل مدرسۃ البنات جالندھر شہر

المشتہر: کتب خانہ لطف زندگی نمبر ۲ موچی دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح فرماتے ہیں:-

"اس جگہ یہ سوال طبعاً ہو سکتا ہے کہ حضرت موسےٰؑ کی امت میں بہت سے نبی گزرے ہیں۔ پس اس حالت میں موسےٰؑ کا افضل ہونا لازم آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس قدر نبی گزرے ہیں۔ اُن سب کو خدا نے براہ راست چُن لیا تھا۔ حضرت موسےٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں تھا۔ لیکن اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وُہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اس کثرتِ فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔ اسرائیلی نبیوں کو الگ کرکے باقی تمام لوگ اکثر موسوی امت میں ناقص پائے جاتے ہیں۔ رہے انبیاء سو ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت موسےٰ سے کچھ نہیں پایا۔ بلکہ وُہ براہ راست نبی کئے گئے"۔ (حقیقۃ الوحی صہ ۲۸ حاشیہ)

یہ وُہی عقیدہ ہے۔ جو حقیقۃ النبوت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بیان فرمایا۔ اور لکھا۔ کہ

"آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گزرے ہیں۔ ان میں وُہ قوتِ قدسیہ نہ تھی جس سے وُہ کسی شخص کو نبوت کے درجہ تک پہونچا سکتے"!

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریرات اور عقائد میں کوئی تضاد نہ رہا۔ ہاں قابل حل سوال یہ ہے۔ کہ پھر الحکم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں یہ کیوں لکھا گیا۔ کہ حضرت موسےٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے"۔

درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے مبعوث ہونے والے تمام انبیاء کو براہ راست نبی مانا ہے یعنی ان کی نبوت کو کسی دوسرے نبی کی پیروی کا نتیجہ نہیں بتایا۔ "الحکم" میں "حضرت موسےٰ کی اتباع" کے جو الفاظ انبیاء بنی اسرائیل کے متعلق استعمال ہوئے ہیں۔ ان کا مطلب صرف تورات کی خدمت اور اس کی پیروی ہے۔ چنانچہ شہادۃ القرآن صہ ۴۶ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"مختلف بلاد کے نبیوں اور رسولوں اور محدثوں کو چھوڑ کر اگر صرف بنی اسرائیل کے نبیوں اور رسولوں اور محدثوں پر ہی نظر ڈالی جائے۔ تو ان کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چودہ سو برس کے عرصہ میں یعنی حضرت موسیٰؑ سے حضرت مسیحؑ تک ہزارہا نبی اور محدث ان میں پیدا ہوئے۔ کہ جو خادموں کی طرح کمربستہ ہو کر تورات کی خدمت میں مصروف رہے۔ چنانچہ ان تمام بیانات پر قرآن شاہد ہے۔ اور بائیبل شہادت دے رہی ہے۔ اور وُہ نبی کوئی نئی کتاب نہیں لائے تھے۔ کوئی نیا دین نہیں سکھاتے تھے۔ صرف توریت کے خادم تھے"۔

اس حوالہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف "الحکم" میں جو یہ الفاظ منسوب کئے گئے ہیں۔ کہ "حضرت موسےٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے"۔ اس اتباع سے مراد صرف تورات کی خدمت اور اس کے مطابق فیصلے دینا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدًی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا۔ کہ ہم نے تورات کو نازل کیا۔ جس کے ذریعہ وُہ انبیاء جو اس کے تابع تھے فیصلے نافذ کیا کرتے تھے پس چونکہ انبیاء بنی اسرائیل تورات کے مطابق نزاعات کا فیصلہ کیا کرتے۔ اور اس کی تعلیم کی اشاعت کیا کرتے تھے۔ اس لئے وُہ اس لحاظ سے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے متبع تھے۔ لیکن ان معنوں میں وُہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ہرگز متبع نہیں تھے۔ کہ انہوں نے آپ کی پیروی سے درجۂ نبوت حاصل کیا۔ اسی امر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی میں بیان فرمایا ہے۔ پس ہر دو حوالوں میں کوئی تناقض نہیں:-

پانچواں اختلاف

پانچواں اختلاف یہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ آئینۂ کمالاتِ اسلام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں کیونکہ وُہ وجودِ پاک جامع کمالاتِ متفرقہ ہے۔ پس وُہ موسےٰ بھی ہے۔ اور عیسیٰ بھی۔ اور آدم بھی۔ اور ابراہیم بھی۔ اور یوسف بھی۔ اور یعقوب بھی"۔ (صہ ۳۴۳)

مگر ۸۔ جون ۱۹۱۷ء کے خطبۂ جمعہ میں جو ۱۶۔ جون ۱۹۱۷ء کے "الفضل" میں شائع ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گزشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے۔ اس لئے لوگ مسیح وغیرہ کے تو منتظر رہے۔ اور اب بھی ہیں۔ مگر آپ کے منتظر نہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب انبیاء کے موعود ہیں"۔

تمام انبیاء کے نام رسُول کریمؐ کے نام تھے

اس کے متعلق پہلی بات یہ دیکھنی چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق کیا اعتقاد ہے۔ آیا آپ یہ تسلیم فرماتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں یا نہیں۔ اگر تسلیم فرماتے ہیں۔ تو پھر پیش کردہ حوالہ کا کیا مطلب ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالےٰ نے ان تمام صفاتِ حسنہ سے جو انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔ متصف فرمایا ہے۔ اس لئے آپ ابراہیمؑ بھی ہیں۔ نوحؑ بھی ہیں۔ موسیٰؑ بھی ہیں۔ عیسیٰؑ بھی ہیں۔ اسمٰعیل بھی ہیں۔ اسحاق بھی ہیں۔ اور تمام انبیاء کے جامع ہیں۔ اب بتاؤ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے جامع تھے۔ جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ تو آپ میں سب کے نام اکٹھے تھے۔ یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو یہ کہنا جھوٹ ہے۔ کہ آپ سب نبیوں کے جامع تھے۔ لیکن اگر جامع تھے۔ یعنی آدم علیہ السلام کے کمالات آپ میں پائے جاتے تھے! تو آپ آدم تھے۔ اگر نوحؑ کے کمالات آپ میں پائے جاتے تھے۔ تو آپ نوحؑ تھے اگر ابراہیمؑ کے کمالات آپ میں پائے جاتے تھے۔ تو آپ ابراہیمؑ تھے۔ پس اگر کوئی یہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ آپ سب انبیاء کے جامع تھے۔ اور سب انبیاء کی خوبیاں آپ میں تھیں۔ تو اسے یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے نام بھی آپ کے نام تھے۔ جو اس بات سے انکار کرتا ہے۔ گویا وُہ آپ کے جامع کمالاتِ انبیاء ہونے سے بھی انکار کرتا ہے"۔ (انوارِ خلافت صہ ۱۷)

اس حوالہ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز یہ تسلیم فرماتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وُہ تمام نام تھے۔ جو دُوسرے انبیاء کے تھے۔ اور یہ بالکل وُہی عقیدہ ہے۔ جسے آئینۂ کمالاتِ اسلام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں پیش فرمایا۔ کہ:-

"وُہ وجودِ پاک جامع کمالاتِ متفرقہ ہے۔ پس وُہ موسےٰ بھی ہے۔ اور عیسےٰ بھی۔ اور آدم بھی۔ اور ابراہیم بھی۔ اور یوسف بھی۔ اور یعقوب بھی"۔

اب یہ سوال رہ جاتا ہے۔ کہ ۸۔ جون ۱۹۱۷ء کے خطبۂ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو یہ فرمایا۔ کہ:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گزشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے"۔

اس کا کیا مطلب ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس خطبۂ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عیسائیوں کے لئے مسیح ہندوؤں کے لئے کرشن۔ اور بدھوں کے لئے بدھ ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے بتایا۔ کہ حضرت مسیحؑ۔ حضرت کرشنؑ۔ اور حضرت بدھؑ وغیرہ نے آئندہ زمانہ میں اپنی دوبارہ آمد کا وعدہ دیا تھا اور ان کی امتیں نہایت بے تابی سے ان کا انتظار کر رہی تھیں:-

اسلامی بھائیوں کی دوکان (رجسٹرڈ) کشمیری بازار لاہور کا سولہ خوشبوؤں کا مجموعہ گلزار سنٹ فلاور اس[illegible] کیا کریں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تو خدا تعالےٰ نے آپ کو ان گذشتہ انبیاء کے نام دے دیئے۔ تا مسیحی ہندو اور بدھ اپنے اپنے نبی کی دوبارہ بعثت کی پیشگوئی کو ایک وجود میں پورا ہوتے دیکھ لیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے جس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آپ ان انبیاء کے کمالات اپنے اندر نعوذ باللہ نہ رکھتے تھے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت کرشن، حضرت مسیح اور حضرت بدھ کے بروز کی حیثیت میں نہیں آئے تھے۔ بلکہ آپ کی بعثت بعض اور پیشگوئیوں کے ماتحت تھی۔ چنانچہ اسی خطبہ میں فرماتے ہیں:۔

"مسیحی لوگ حضرت مسیح پر جان دینے کو تیار ہیں۔ بدھ لوگ بدھ کے نام پر مرمٹنے کو آمادہ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو ان سب کی صف میں سب سے آگے ہیں۔ آپ کا ان لوگوں کو خیال تک نہیں۔ اگرچہ ان لوگوں کی کتب میں آپ کی پیشگوئی مستقل طور پر پائی جاتی ہے۔ مگر چونکہ ان کے مانے ہوئے انبیاء کے نام سے نہیں۔ اس لئے ان کو آپ کا خیال نہیں۔" یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو یہ کہا گیا کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گذشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے" اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مسیحیوں بدھوں اور ہندوؤں کے مسلمہ انبیاء کے نام پر نہیں بھیجا گیا۔ بلکہ ان ناموں پر مسیح موعود کو بھیجا گیا۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاءؑ کے کمالات متفرقہ کے جامع ہیں۔ مگر آپ حضرت کرشن، حضرت مسیح اور حضرت بدھ کی بروزیت اور ان کا نام لے کر نہیں آئے۔ یہی وہ امر ہے۔ جسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پیش فرمایا۔ اور جسے ناسمجھ مخالف تضاد سمجھنے لگ گئے۔

چھٹا اختلاف

چھٹا اختلاف "مجاہد" نے یہ پیش کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازالۂ اوہام میں عمل مسمریزم کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "اگر یہ

احرار تبلیغ کانفرنس بھیرہ کی حقیقت پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بے جا اعتراضات

"الفضل" کی اشاعت مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء میں خاکسار کی طرف سے بھیرہ کے قریباً ایک صد احراری پراچوں خصوصاً محمد رحیم صاحب کے نام مناظرہ کا چیلنج شائع ہوا تھا جس میں احرار تبلیغ کانفرنس بھیرہ کی قلعی بھی کھولی گئی تھی۔ لیکن نہ صرف پراچوں میں سے آج تک کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی۔ کہ سامنے آکر چیلنج کو قبول کرتا۔ بلکہ کانفرنس کے شرکاء میں سے بھی کوئی فرد ایسا نہیں جس نے کانفرنس میں پیش کردہ دلائل کو شائع کر کے میرے کسی فقرہ کو غلط ثابت کیا ہو۔ آخر محمد رحیم صاحب کو اپنے پیر و مرشد کی وساطت سے ایک مضمون نگار بابو محمد شفیع کا منت کش ہونا پڑا جس کی کج فہمی کا یہ حال ہے۔ کہ چیلنج کے مقصد اور اصل عبارت کو بالکل نظر انداز کر کے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف چند فضول اور بے معنی اعتراضات گھڑنے شروع کر دیئے۔ اگر سیالکوٹی مضمون نگار صاحب میری بیان کردہ "کانفرنس کی حقیقت" کی تردید کر کے پراچوں میں سے کسی کو میدان میں لانے پر قادر ہو جاتے۔ تو مجھے اعتراض نہ تھا لیکن انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارات میں تحریف کر کے تمسخر اڑانے کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔

میں نے اپنے مضمون میں صاف اور واضح طور پر لکھا تھا۔ کہ "کانفرنس کی کامیابی کا معیار گالیاں تھیں"۔ نیز یہ کہ کانفرنس کی طویل کارروائی کے دوران میں اس قسم کی کوئی آیات پیش نہیں کی گئیں جنہیں احمدی کاٹ کر پیش کرتے ہیں۔ اگر پیش کی گئی تھیں۔ تو ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ آیات ہمیں سناؤ۔ گالیوں کے متعلق تو یہ گزارش ہے۔ کہ مضمون نگار تو کیا پراچے بھی اس کی تردید نہیں کر سکتے کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ ان کے "فخر قوم" "شیخ فضل حق صاحب کو کس قدر ناقابل برداشت توہین آمیز الفاظ سے یاد کیا گیا۔ باقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مفتریانہ ناپاک حملے کر کے لوگوں کو اشتعال دلانے اور غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی جو مجرمانہ کوشش کی گئی ہے اس کے متعلق ضروری امور درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

ذریۃ البغایا کا مطلب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئینہ کمالات اسلام میں یہ ہرگز نہیں لکھا۔ کہ "کنجریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا" بلکہ وہ الفاظ عربی میں اس طرح ہیں۔ الاّ ذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علیٰ قلوبھم فھم لا یقبلون۔ یعنی سرکشوں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہریں لگا دیں۔ وہ مجھے نہیں مانتے۔ اسی طرح انجام آتھم میں سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق

آذیتنی خبثا فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

کے الفاظ کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اگر تو ذلیل نہ ہوا تو اے نسل سرکش میں سچا نہیں ہوں گا۔ گویا ابن بغاء کے معنی نسل سرکش کے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الحکم جلد ۱۱ صفحہ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء میں یا ابن بغاء کا ترجمہ اے سرکش انسان ہی کیا ہے۔ لیکن مخالف محض شرارت کی بناء پر کنجری کا بیٹا ترجمہ کرتے ہیں۔ تاکہ عوام کو اشتعال دلائیں۔

مخالفین کی قبیح حرکات

اسی طرح اور حوالجات۔ جو پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں اصل عبارت سے آنکھیں بند کر کے اور نامکمل فقرات پیش کر کے دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور لطف یہ کہ کتاب کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ حالانکہ پیش کردہ الفاظ میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تصنیف میں موجود ہی نہیں اور جو موجود ہیں ان کے ساتھ اگر اصل عبارت درج کی جائے۔ اور سیاق و سباق کو پیش نظر رکھا جائے

"جو عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالےٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا۔ کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا"

(ازالۂ اوہام صفحہ ۳۰۹ حاشیہ)

لیکن اس کے مقابلہ میں الفضل ۲۱ مئی ۱۹۲۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق شائع ہوا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا "مجھ کو بھی یہ علم آتا ہے"۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علم مسمریزم کو نہیں۔ بلکہ "عمل مسمریزم" کو "مکروہ اور قابل نفرت" قرار دیا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صرف یہ فرمایا ہے۔ کہ "مجھ کو بھی یہ علم آتا ہے"۔ یہ نہیں کہ عجوبہ نمائیوں کے لئے میں عمل مسمریزم کیا کرتا ہوں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریرات میں کسی قسم کا تضاد نہیں

کرنال شاپ انارکلی لاہور کے بوٹ شوز اچھے اور سستے ہوتے ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توانکے موقعہ و محل کو دیکھکر کسی انسان کیلئے اعتراض کا موقعہ پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اس سے قطع نظر کرتے ہوئے میں پوچھتا ہوں۔ کہ علماء نے حضرت مرزا صاحب کے متعلق جو کچھ زبان درازیاں کیں جس قسم کی شرارتوں اور قبیح حرکات سے کام لیا۔ عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ مل کر جو دکھ دیئے۔ اور اذیتیں پہنچائیں۔ کیا وہ بھی سیالکوٹی صاحب کو معلوم ہیں۔ کیا یہی مولوی نہ تھے۔ جنہوں نے ہندوستان کے طول و عرض میں پھر کر کفر کے فتوے پر مہریں لگوائیں۔ عیسائیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف قتل کے مقدمہ بنانے کیلئے اکسایا۔ اور عدالت میں انکی طرف سے جھوٹی شہادتیں دیں۔ پھر لیکھرام کے قتل پر حضور کی خانہ تلاشی کرائی۔

علماء کی بدزبانی

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ان لوگوں کے کارنامے بہت طویل ہیں۔ تاہم ان کی شیریں کلامی کا ایک ادنےٰ سا نمونہ بھی درج کیا جاتا ہے۔ سعد اللہ لدھیانوی نے "نظم حقانی مسمی با اسرار قادیانی ۲۳ شعبان ۱۳۳۲ھ" میں لکھا :-

(نعوذ باللہ) "قادیانی رافضی۔ دجال یزید اس کے مرید یزیدی۔ ظالم۔ تباہ کار۔ روسیاہ احمق۔ خارجی۔ کاذب۔ بھانڈ۔ یاوہ گو۔ بدمعاش جھوٹا۔ دجالی حمار۔ اس کی دجالیاں۔ مکاریاں رمالیاں اظہر من الشمس ہیں۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے لٹریچر میں جابجا لکھا ہے:-

دجال اکبر۔ خناس۔ حضرت اقدس مرزاجی فی ابلہ فریبی میں چست و چالاک ہیں۔ قادیانی کاہن۔ قادیانی کاہن کی روسیاہی۔ حضرت گدھا علیہ السلام۔ مرزا کے الہامات ایک گوز شتر کی طرح ہوا میں اڑ کر بدبو پھیلا چکے ہیں۔ کافر سیہ ایمان دوزخی۔ ملحد۔ دشمن ایمان و دین۔ غماز فی النار۔ اکذب الناس۔ فرعون ثانی مسیلمہ ثانی مولوی محمد حسین بٹالوی نے اشاعۃ السنہ نمبر یکم لغایت ششم جلد شانزدہم ۱۸۹۳ء میں لکھا مرزا اسلام کا چھپا دشمن مسیلمہ ثانی دجال اگل باز جعفری۔ مکار جھوٹا فریبی۔ ملعون۔ غدار پرفتنہ و مکار۔ ذلیل و خوار مردود۔ بے ایمان

روسیاہ۔ فریبی۔ بے حیا۔ ڈاکو۔ خونریز چوہڑوں بہائم اور وحشیوں کی سیرت اختیار کرنیوالا۔ زانی شرابی۔ حرامزادہ۔

سیالکوٹی صاحب بتائیں۔ کیا کوئی شریف انسان جسکے اندر ذرہ بھی غیرت ایمانی ہو۔ اس بدزبانی کو برداشت کر سکتا ہے؟ کیا یہ ناانصافی نہیں۔ کہ ان ظالمانہ حملوں اور زبان درازیوں کا تو نام تک نہ لیا جائے۔ جو مولویوں نے کیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الفاظ سے جو لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم کے ارشاد قرآنی کے ماتحت استعمال ہونا جائز فائدہ اٹھا کر حضور پر بیجا حملے کئے جائیں۔ اگر انسانی اخلاق کا یہی معیار ہے۔ کہ کسی کے ظالمانہ حملوں کے جواب میں اس کی صحیح اخلاقی حالت کو بھی بیان نہ کیا جائے۔ تو اس حدیث کے متعلق کیا ارشاد ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے علماء کا یہ نقشہ کھینچا ہے۔ کہ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود (رواہ البخاری فی شعب الایمان) یعنی انکے علماء سقف آسمانی کے نیچے بدترین خلائق ہونگے۔ انہی میں سے فتنہ پھوٹیگا اور انہی کی طرف لوٹ جائیگا۔ پھر فرمایا۔ تکون فی امتی فزعۃ فیصیر الناس الی علماءھم فاذا ھم قردۃ وخنازیر (کنزل العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰) یعنی میری امت میں ایک گھبراہٹ پیدا ہوگی۔ اس گھبراہٹ کے وقت لوگ اپنے علماء کی طرف جائیں گے۔ تو اس وقت انکے علماء بندر اور سؤر بنے ہوئے ہونگے۔

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے علماء کا جو نقشہ ساڑھے تیرہ سو سال قبل کھینچکر رکھدیا تھا۔ اسکے مطابق آجکل کے علماء کو دیکھ لیجئے۔ ان کی تحریر۔ کلام۔ افعال سب خلاف اسلام ہیں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو یہ القاب دیئے۔ تو پھر ان سے کم القاب کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مورد الزام ٹھہرانا پرلے درجہ کی جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔

دشمنان اسلام کے متعلق قرآنی الفاظ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دفاعی رنگ میں جو الفاظ استعمال کئے ان پر اعتراض کرنیوالے ذرا قرآن کریم کے حسب ذیل الفاظ پڑھیں۔ اور بتائیں۔ ان کے متعلق ان کا کیا خیال ہے۔

۱۔ مشرکین کے متعلق فرمایا:۔ انما المشرکون نجس۔ مشرک پلید ہیں۔ اولئک ھم شر البریۃ۔ وہ بدترین خلائق ہیں۔

۲۔ قوم حضرت موسےٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا:۔ قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین۔ ہم نے ان کو کہا۔ ہو جاؤ بندر ذلیل۔

۳۔ یہود کے متعلق فرمایا۔ مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار۔ توریت اٹھانیوالوں کی مثال گدھوں کی سی ہے۔

۴۔ ولید بن مغیرہ کے متعلق فرمایا:۔ ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذالک زنیم۔ یعنی نہ کہا مان قسمیں کھانے والے ذلیل آدمی کا جو عیب لگانیوالا چغلخور۔ بھلائی سے روکنے والا حد سے بڑھنے والا۔ گنہگار۔ سخت جھگڑالو اور بعد اس کے حرام کا نطفہ ہے۔

۵۔ کفار اور بتوں کے متعلق فرمایا۔ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم تم اور تمہارے معبود جہنم کا ایندھن ہیں۔ پھر فرمایا وجعل منھم القردۃ والخنازیر وعبد الطاغوت۔ اور بنائے ان میں سے بندر، سؤر اور شیطان کے مرید۔

۶۔ جھوٹے معترضین کے متعلق فرمایا۔ کانھم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ۔ گویا وہ گدھے ہیں بدکے ہوئے جو شیر سے بھاگتے ہیں۔

سیالکوٹی صاحب بتائیے۔ یہ الفاظ قرآن کریم میں دشمنان اسلام کے متعلق استعمال ہوئے ہیں یا نہیں۔ اگر ہوئے ہیں۔ تو کیا ان کے متعلق مخالفین وہی اعتراض نہیں کرتے۔ جو احرار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الفاظ پر کر رہے ہیں۔

علماء کے متعلق احرار کا رویہ

پھر مولویوں کی حمایت کے دعویدار احراری بھی انکی نسبت بدترین الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اور کوئی احراری لیڈر ایسا نہیں۔ جو اپنی تقاریر میں علماء اور پیروں کا اس سے زیادہ سخت الفاظ میں ذکر نہ کرتا ہو۔ بھیرہ کے پرلیچے ہی بتا دیں کیا مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے کانفرنس میں یہ نہیں کہا تھا؟ کہ "۱۹۱۶ء میں اسی پنجاب کے مسلمان ان مولویوں اور گدی نشینوں کی مدد سے انکے حکم کے ماتحت انکے تعویذوں کی برکت سے عربوں اور ترکوں کو قتل کر کے تیرہ سو برس کا گڑا ہوا اسلامی جھنڈا اتار کر صلیبی جھنڈا گاڑتے گئے۔ یہ غدار منافق اور بے ایمان ہیں۔۔۔۔۔۔ قیامت کے روز ان علماء اور پیروں کے گلے میں رسی ہوگی۔ اور انکے ہاتھ بندھے ہونگے۔ پیر اور دل تو وہ ہے جو ظلمت سے نکالے مگر انکے گھر فرعون کے گھر کا نمونہ ہیں۔ لوگ ان میں جوتے اتارے بغیر داخل نہیں ہو سکتے"

پھر شیخ حسام الدین نے کہا۔ "مسلمانوں کو رسم و رواج نے تباہ کر دیا ہے پیروں اور مولویوں کو رنڈیاں نچوانے کا بہت شوق ہے۔ جب ناچ ہو رہا ہو۔ ذرا دور بیٹھ جاتے ہیں۔ لیکن گانے کا ایک ایک کلمہ غور سے سنتے رہتے ہیں۔"

اگر مزید ثبوت کی ضرورت ہو۔ تو مجاہد ۳۰ر ستمبر کو اٹھا کر غور سے وہ مضمون پڑھ لیں جس میں "احرار کے مخالفین" کی فہرست درج ہے۔ اور "ننگ نظر علماء" کے زیر عنوان لکھا ہے "آپ جب اسلامی سلطنت کی طرف منہ اٹھا کر دیکھیں گے۔ ان لوگوں کے نامۂ اعمال سیاہ نظر آئینگے۔۔۔۔۔ علماء سوپیٹ کے غلام۔ غرض کے بندے۔ مطلب کے یار اور پیسے کے پجاری ہیں۔ ابھی ایک فتوے دینگے اور تھوڑی دیر کے بعد دوسرا فریق نذرانہ پیش کر دے۔ تو فوراً اپنے پہلے فتوی کی تردید کر دیں گے۔۔۔۔۔ انصاف تو اس طبقہ کے نزدیک شجر ممنوعہ کا حکم رکھتا ہے!!"

کیا یہ حیرت کی بات نہیں۔ زمانہ حال کے مولویوں کے خلاف اگر کوئی احراری زبان ہلائے تو اسے "مومن قانت" کا خطاب ملے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام عین قرآنی القاب ان لوگوں پر چسپاں کریں۔ جو ان کے افعال اور اخلاق کا صحیح نقشہ ہوں۔ تو احراریوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ جاتی ہے۔ آج ہندوستان کا کوئی اخبار کوئی رسالہ اور کوئی جماعت ایسی نہیں جو تمہارے فرقۂ احرار پر لعنتیں نہ بھیجتا ہو۔

بمبئی کلاتھ ہاؤس نئے ڈیزائن اور حسب منشا کپڑا ملنے کے باعث مشہور ہے
(انارکلی لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں احراری "امیر شریعت" اور دوسرے نام نہاد لیڈروں کا سیاہ جھنڈیوں نیز احرار مردہ باد۔ مسجد فروش مردہ باد اور گو بیک کے نعروں سے استقبال نہ کیا جاتا ہو اگر اس کے باوجود احرار "سرفروشان اسلام" ہیں تو بتایا جائے۔ غداری۔ اسلام دشمنی۔ مسجد فروشی۔ فتنہ انگیزی۔ دھوکا بازی غبن اور ظلم کا ارتکاب کرنے والے کون ہیں۔

کتابت کی غلطیوں کی بنا پر اعتراض

اس کے بعد سیال کوٹی مضمون نگار نے چند آیات قرآنی کا ان آیات سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں درج ہیں۔ مقابلہ کرتے ہوئے یہ ثابت کرنیکی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ حضور نے "آیات آگے پیچھے سے کاٹ کر حسب ضرورت اپنے پر چپاں کی ہیں" لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ کونسے الفاظ غلط طور پر اپنے پر چسپاں کئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ان صاحب کے مضامین اور اعتراضات کا انحصار بالکل غلط۔ گمراہ کن اور نامکمل حوالجات پر ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر فرمودہ آیات میں کتابت کی بعض غلطیوں پر اپنے ادعا کی بنیاد رکھی ہے۔ حالانکہ اس نے جو آیات پیش کی ہیں۔ ان میں کئی غلطیاں موجود ہیں۔ مثلاً هل ينظرون الا ان ياتيهم الله في ظلل من الغمام میں یاتیهم واللہ لکھا ہے۔ سبعًا من المثاني من لمثاني لکھا ہے۔ اس قسم کی غلطیوں کو صاف تحریر کی طرف منسوب کرنا اور ان پر اعتراضات کی بنیاد رکھنا کسی معقول اور سنجیدہ انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ اور "ترجمان احرار مجاہد" یکم نومبر ۱۹۳۵ء میں تو یہاں تک لکھ دیا گیا ہے۔ کہ "کیست فطرت آدمیوں کا اصول ہے۔ کہ کاتب کی غلطی کو صاحب تحریر کی غلطی سمجھ لیں۔ اور اس پر اپنے اعتراضات کی بنا قائم کر دیں" سیال کوٹی مضمون نگار کو شرم آنی چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آیات قرآنی میں تغیر و تبدل کرنے کا الزام لگانے کے لئے جو طریق اس نے اختیار کیا۔ اسے خود احرار پست فطرت آدمیوں کا اصول سمجھتے ہیں۔ اور واقعہ میں یہ بالکل درست بات ہے۔

خاکسار:۔ محمد اقبال براچہ بابلی از بھیرہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیڈران احرار کو مباہلہ کا چیلنج

مباہلہ میں شمولیت کے لئے درخواست کرنے والے احمدی احباب کی فہرست

(۶)

۶۲۱ محمد بخش صاحب پھمبیاں تحصیل و ضلع ہوشیارپور
۶۲۲ ملک محمد دین صاحب " "
۶۲۳ عبد العزیز ولد غلام محمد صاحب پھمبیاں
۶۲۴ اسماعیل صاحب ولد اللہ دتا صاحب پھمبیاں تحصیل و ضلع ہوشیارپور
۶۲۵ چوہدری سلطان بخش صاحب امیر جماعت اٹھوال۔ ڈاک خانہ بھڈال۔ ضلع گورداسپور
۶۲۶ میاں فتح دین صاحب اٹھوال ڈاکخانہ بھڈال۔ ضلع گورداسپور
۶۲۷ میاں اللہ بخش صاحب امام مسجد اٹھوال ڈاک خانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۲۸ حسین بخش صاحب کلال اٹھوال ڈاک خانہ بھڈال۔ ضلع گورداسپور
۶۲۹ چوہدری کریم بخش صاحب اٹھوال ڈاک خانہ بھڈال۔ ضلع گورداسپور
۶۳۰ محمد رمضان صاحب سیکرٹری تبلیغ اٹھوال ڈاک خانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۳۱ محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مال اٹھوال ڈاکخانہ بھڈال۔ ضلع گورداسپور
۶۳۲ دین محمد صاحب اٹھوال ڈاک خانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۳۳ علی محمد صاحب اٹھوال ڈاک خانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۳۴ کمال دین صاحب اٹھوال ڈاکخانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۳۵ نواب دین صاحب اٹھوال ڈاک خانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۳۶ فیض محمد صاحب اٹھوال ڈاکخانہ بھڈال ضلع گورداسپور۔
۶۳۷ ڈاکٹر ایم عطاء اللہ خانصاحب کرداں سٹلمنٹ ضلع منٹگمری
۶۳۸ منشی عبد الغنی صاحب اٹھوال ڈاکخانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۳۹ چوہدری احمد دین صاحب ولد میاں الہ بخش صاحب اٹھوال ڈاکخانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۴۰ چوہدری احمد دین صاحب ولد میاں فتح دین صاحب اٹھوال۔ ڈاک خانہ بھڈال۔ ضلع گورداسپور
۶۴۱ میاں بہار علی صاحب اٹھوال ڈاک خانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۴۲ میاں محمد صادق صاحب اٹھوال ڈاکخانہ بھڈال ضلع گورداسپور۔
۶۴۳ میاں محمد علی صاحب ولد کریم بخش صاحب اٹھوال ڈاک خانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۴۴ میاں علی بخش صاحب اٹھوال ڈاکخانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۴۵ محمد اسمٰعیل صاحب اٹھوال ڈاکخانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۴۶ میاں عمر دین صاحب اٹھوال ڈاکخانہ بھڈال ضلع گورداسپور
۶۴۷ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کٹھ گڑھی قادیان
۶۴۸ نذر محمد صاحب پٹھان "
۶۴۹ میاں برکت علی صاحب "
۶۵۰ میاں نانک صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور
۶۵۱ رمضان عنایت اللہ صاحب کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور
۶۵۲ میاں محمد دین صاحب قادیان
۶۵۳ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مدرس ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔
۶۵۴ ملک احمد بخش صاحب لودھراں ضلع ملتان
۶۵۵ ملک برکت علی صاحب "
۶۵۶ شیخ عبد الرحیم صاحب قادیان
۶۵۷ چوہدری برکت علی صاحب سیکرٹری مال چوہدری والہ چک ۱۰۸ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور
۶۵۸ چوہدری غلام حیدر صاحب سکرٹری تبلیغ چوہدریوالہ چک ۱۰۸ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور
۶۵۹ مستری دین محمد صاحب چوہدریوالہ چک ۱۰۸ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور
۶۶۰ چوہدری حاکم دین صاحب چک ۶/۱۱۰ ضلع منٹگمری
۶۶۱ چوہدری عبد الغنی صاحب چک ۱۲۷ رکھ بہلول پور ضلع لائل پور
۶۶۲ چوہدری عبد اللہ خانصاحب نمبردار چک ۱۲۷ رکھ۔ بہلول پور ضلع لائل پور۔
۶۶۳ چوہدری حاجی اللہ بخش صاحب چک ۱۲۷ رکھ بہلول پور ضلع لائل پور
۶۶۴ چوہدری فیض اللہ خانصاحب چک ۱۲۷ رکھ۔ بہلول پور۔ ضلع لائل پور
۶۶۵ چوہدری منظور احمد صاحب چک ۱۲۷ رکھ بہلول پور۔ ضلع لائل پور۔
۶۶۶ چوہدری نصر اللہ خانصاحب چک ۱۲۷ رکھ بہلول پور ضلع لائل پور
۶۶۷ چوہدری اعظم علی خان صاحب چک ۱۲۷ رکھ۔ بہلول پور ضلع لائل پور
۶۶۸ چوہدری شیر خانصاحب محاسب جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ
۶۶۹ بابو گلاب خان صاحب پنشنر شہر سیالکوٹ
۶۷۰ شیخ رفیع الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس تھانہ اوباڑہ۔ ضلع سکھر
۶۷۱ میاں غلام حسن صاحب شہر سیالکوٹ
۶۷۲ میاں بشیر احمد صاحب ولد غلام علی صاحب شہر سیالکوٹ
۶۷۳ میاں حاکم دین صاحب ولد حسن دین صاحب شہر سیالکوٹ
۶۷۴ مولوی نذیر احمد صاحب مولوی فاضل سیکرٹری تبلیغ شہر سیالکوٹ
۶۷۵ مولوی برکت علی صاحب مدرس عالم گڑھ ضلع گجرات
۶۷۶ میاں رستم علی صاحب عالم گڑھ ضلع گجرات
۶۷۷ منشی سخی محمد صاحب " "
۶۷۸ میاں علی محمد صاحب " "
۶۷۹ شیخ نواب دین صاحب چانگریاں ضلع سیالکوٹ
۶۸۰ مولوی غلام رسول صاحب " "
۶۸۱ مستری نظام الدین صاحب " "
۶۸۲ نظام الدین صاحب " "
۶۸۳ میاں اللہ بخش صاحب سکنہ لبی ضلع سیالکوٹ
۶۸۴ میاں ثناء اللہ صاحب " "
۶۸۵ میاں محمد رمضان صاحب " "
۶۸۶ میاں اللہ رکھا صاحب " "
۶۸۷ میاں الہ دین صاحب سکنہ مانگا "
۶۸۸ سردار غلام محمد صاحب " "
۶۸۹ میاں نواب دین صاحب " "

بائیسکل:۔ ٹرائیکل اور بچہ گاڑی نہایت ہی ارزاں نرخوں پر راجپوت بائیسکل ورکس نیلا گنبد لاہور سے خرید فرمائیں۔ مرمت بائیسکل و رنگ و نکل ہماری دوکان پر اعلیٰ قسم ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اُونٹ مارکہ" جرابیں بذریعہ ڈاک طلب کریں!

چونکہ اس وقت تک تمام شہروں میں ایجنسیاں قائم نہیں کی جاسکیں۔ جس کی وجہ سے اکثر احباب کو اپنے کارخانہ کی جرابیں خریدنے میں دقت محسوس ہورہی ہے۔ اور اس کے متعلق دفتر میں پیہم استفسارات موصول ہورہے ہیں۔ لہٰذا احباب کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس جگہ ہماری جرابیں دستیاب نہ ہوتی ہوں۔ وہاں کے دوست کارخانہ سے براہ راست طلب فرمائیں۔ ایسے آرڈر جن کی مالیت کم از کم آٹھ روپیہ کی ہوگی۔ کارخانہ بذریعہ وی پی تعمیل کرے گا۔ خرچ ڈاک آپ کے ذمہ نہیں ہوگا۔ اس طرح سے اصل نرخ پر آپ کو اپنے گھر میں جرابیں مل سکیں گی۔ دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور فوراً حسب ضرورت آرڈر بھجوا دیں قیمتیں مندرجہ ذیل ہیں۔ :-

۳، ۴، ۵، ۶، فی جوڑہ سادہ ٹسر :- ۱۲ فی جوڑہ سادہ اون :- ۷ فی جوڑہ فینسی ٹسر :-

یہ قیمتیں ½ ۹ سائز سے لے کر ۱۱ سائز تک کی ہیں۔ چھوٹے ناپ کی جرابیں اس سے کم قیمت میں ملتی ہیں۔ مفصل نرخ نامہ آج ہی کمپنی سے طلب فرمائیں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی مٹھی میں!

اس کارخانہ نے بڑی جدوجہد کے بعد ایک عظیم الشان دوا تیار کی ہے جس کا نام اپنی بےنظیر فوائد کے لحاظ سے "تریاق اعظم" ہے۔ اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے، سفر میں آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں اس کی ایک شیشی کا ہونا یہ اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، یہ "تریاق اعظم" قریباً دو صد بیماریوں کا بہترین علاج ہے، جن کی فہرست آپ پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائینگے، قیمت ایک شیشی صرف دو روپے چار آنے، نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ، محصولڈاک علاوہ

تریاق اعظم کے ذریعہ جاں بلب مریض موت سے بچ گیا

جناب مسٹر خلیل الرحمٰن صاحب ایراپز روڈ بیری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ :-
"میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی، استعمال کی، اس کی تعریف احاطہ قلم سے باہر ہے، یہ تریاق اعظم ہر ایک بال بچہ والے گھر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے میرے پڑوس میں ایک جاں بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہوگئی، اور ایسی مثالیں بےشمار ہیں، جن میں آڑے وقت میں تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی، آپ نے ایسی بہترین دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ اگر اسے "زندگی کا بیمہ" کہا جائے تو بجا ہے، ایک شیشی کلاں بہت جلد بذریعہ وی پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیجئے"۔

ملنے کا پتہ } منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بےنظیر تحفہ۔ سرمہ کا سرتاج نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ۔ ضعف بصر۔ دھند غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے خارش۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ سرخی وغیرہ دور کر کے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھتے ہیں۔ بےنظیر ہے نمونہ کےلئے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

قیمت فی تولہ ۶/
چھ ماشہ ۴/

شفاخانہ رفیق
حیا قادیان (پنجاب)

شیخ احسان علی کیمسٹ کا
تیار کردہ
فیض عام شربت فولاد

بہت ہی نفیس مقوی اور مصفی خون شربت ہے۔ عورتوں کی خاص امراض دور کرنے میں جو کمال اسے حاصل ہے وہ اس کی ممتاز حیثیت ہے۔ چہرے کے داغ رنگت کا پھیکا پڑ جانا۔ حیض کی کمی یا بیشی پیڑو کی درد لیکوریا اٹھرا اور ہسٹیریا کیلئے عرصہ آٹھ سال سے مجرب ثابت ہو رہا ہے۔ قیمت فی شیشی پچاس خوراک کی ایک روپیہ محصولڈاک

پتہ :- سول ایجنٹس فیض عام میڈیکل ہال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرائیویٹ قطعات اراضی سکنی

محلہ دارالعلوم غربی قادیان میں جامعہ احمدیہ سے جانب غرب اور محلہ دارالرحمت سے جانب شرق ابھی چند قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ نرخ اس وقت ۲۵ فی مرلہ مقرر ہے۔ مگر سالانہ جلسہ کی تقریب پر یکم نومبر سے ۱۵ر جنوری تک بیس فیصدی رعایت دیجائیگی۔ خواہشمند احباب موقع پر قطعات دیکھکر خرید سکتے ہیں۔ قیمت بہرحال نقد یکمشت لیجائیگی۔ قطعات مذکورہ بالا کے علاوہ محلہ دارالرحمت۔ دارالفضل اور دارالبرکات میں بھی بعض پرائیویٹ قطعات اس وقت زیر فروخت ہیں جن میں سے بعض بہت اچھے موقع کے ہیں۔ مثلاً احمدیہ سٹور کے پاس محلہ دارالرحمت میں جو پہلا چوک ہے۔ اس کے ساتھ متصل محلہ کے درمیانی بڑے اور لمبے بازار پر یا اسکے قریب محلہ دارالفضل کے وسط میں ہائی سکول کے بہت قریب وغیرہ وغیرہ ‘‘ نیز بعض مکانات اندرون قصبہ زیر فروخت ہیں۔ مثلاً دفتر الحکم والے بازار میں ایک کنال سے زائد رقبہ کا ایک مکان خام اس وقت زیر فروخت ہے۔ ایک مکان پختہ اور وسیع محلہ دور الضعفاء (ناصر آباد) کے ساتھ متصل بھی فروخت ہوتا ہے۔ اور ایک مکان سید منظور علیشاہ صاحب کے مکان والی گلی میں بکتا ہے۔ خواہشمند احباب ہم سے پتہ دریافت کر کے قیمت کا تصفیہ خود مالکان مکانات کے ساتھ کر سکتے ہیں

خاکساران: محمد احمد و عبد الکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب رضؓ شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرتِ خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانیوالے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائیگا۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز

دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

بمبئی کے تجارتی اور دیگر معلومات

جن احمدی برادران کو بمبئی کے تجارتی یا دیگر معلومات کی ضرورت ہو۔ یا وہ امریکن سیکنڈ ہینڈ (مستعمل) کوٹ وکٹ پیس کی گانٹھیں تھوک ارزاں نرخ پر منگوا کر قلیل سرمایہ سے تجارت کر کے فائدہ اُٹھانا چاہیں۔ وہ اپنی احمدیہ فرم سے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ اور پرائس لسٹ طلب کریں۔

ایس۔ رفیق بھائی تھوک فروشان کوٹ وکٹ پیس اجیکب سرکل بمبئی

همارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر

پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔

علاوہ ازیں

شہرہ آفاق آہنی رہٹ (آب پاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز۔ بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹرز۔ بادام روغن۔ سیویاں۔ پیچے اور چاولوں کی مشینیں زراعتی آلات اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلےٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ:۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ۔ پنجاب

وصیت

نمبر ۳۹۲۳ منکہ مبارکہ بیگم زوجہ شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ قوم شیخ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۲۹ر اپریل ۱۹۳۳ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت آج مورخہ ۲۲-۷-۳۴ کو کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد زیورات سنہری و نقرئی قیمتی دو صد روپیہ اور مہر مبلغ -/۶۰۰ ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد اس جائیداد کے علاوہ کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر وصیت کی مد میں داخل کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی:

العبد: مبارکہ بیگم زوجہ شیخ مبارک احمد ۲۲-۷-۳۴ ‘‘ گواہ شد: محمد الدین ملتانی کلرک امور عامہ ۲۲-۷-۳۴ ‘‘
گواہ شد: شیخ مبارک احمد مولوی فاضل ۲۲-۷-۳۴ ‘‘

ضرورت

ہزارے کا ایک احمدی نوجوان جو علم طب سے کچھ واقفیت رکھتا ہے۔ کسی طبیب کے پاس بطور مددگار کام کرنا چاہتا ہے ‘‘ (مفتی محمد صادق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار زمیندار لاہور

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا
ہم خوشی کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ شیخ صاحب کی مشہور و معروف دوائی کے ہزارہا صحت یافتہ لوگوں کے خطوط کے مطالعہ سے اس دوائی کی عظمت اور خوبی پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ مردانہ بیماریوں کے مریض شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں لاہور کی بے نظیر دوائی سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ عرصہ ۴۳ سال سے اس دوائی کا اشتہار ملک کے معزز اخبارات میں شائع ہوتا ہے۔
(مینیجر شعبہ اشتہارات) ۲ مارچ ۱۹۳۵ء

جناب ڈاکٹر بیٹھا رام صاحب میڈیکل آفیسر

آئی سی ڈسپنسری باون (حیدرآباد سندھ) میں نے آپ کا وی۔پی جس میں ۳ شیشی نیپالی گولیاں اور ایک شیشی نیپالی تیل تھا۔ وصول کر کے ایک مریض پر تجربہ کیا۔ آپ کی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کر دیا۔ مہربانی کر کے ایک پارسل اور روانہ کر دیں۔ میں نے پانچ مریضوں میں آپ کی [illegible] کا چرچا شروع کر دیا ہے واقعی [illegible] دوا ہے۔

تجربہ کر [illegible] اکسیر ثابت ہوئی ہیں

جناب شیخ صاحب السلام علیکم [illegible] ہے۔ کہ میں آپ کی دوائی [illegible] آپ کے شفاخانہ سے لایا وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔
ہم آپ کی محنت اور سچائی کے تہ دل سے مشکور ہیں۔
حکیم شیخ عبید اللہ
گجرات

کا بھلا اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا

ناظرین! میں نہ تو اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں بدقسمتی سے میں اپنی جوانی میں عاداتِ قبیحہ کا مرتکب ہوگیا۔ جس کے نتیجہ بد سے میں بالکل بےخبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے نا طاقتی کے نامراد امراض جو اس قبیح عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں لاحق ہوگئے۔ ان شکایتوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا۔ دوست احباب میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ درپردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے چکنے چپڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا۔ لیکن بالکل بے سود خاک بھی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کرنے کے بھی مایوس رہنا پڑا اسی مایوسی کی حالت میں میں زندہ درگور ہونے کو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا ۱۹۱۰ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا۔ اور ایک دو جگہ ٹھہرتا ہوا نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا۔ میرے ساتھ ایک فقیر خضر صورت جو ایک دو روز پہلے کے وہاں مقیم تھے۔ مجھے پوچھنے لگے کہ تم اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میرے پُر درد دل نے اس فقیر خضر صورت اور کامل سنیاسی سے اپنا سارا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میں نے بے کم و کاست اپنی تمام سرگزشت کا کچا چٹھا بیان کر کے یہ بھی کہہ دیا۔ کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آکر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب کمال نے از راہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھانے کیلئے مقوی گولیوں کا اور دوسرا کمزوری دور کرنے کیلئے مالش کا بتایا۔ چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیوں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جو ہر کیمیا گو رد بود اس صاحب کمال کے تیار کر کے استعمال کرنا شروع کیا۔ ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہہ رہا ہوں۔ کہ ساتویں ہی روز میری تمام شکایتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں۔ رفع ہونی شروع ہوگئیں۔ اور میں اپنے آپ کو بےحد خوش قسمت فرد کہنے کا مستحق ہوگیا۔ اگرچہ مجھ کو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہوگیا تھا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۲۱ روز تک پرہیز اور علاج جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ بآسانی ہضم کر لیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہوگئی۔ اور تمام امراض کافور ہوگئے گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے۔

لاہور واپس آکر باقی ماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا۔ چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کے لئے اکسیر ثابت پایا۔ اب کئی ایک دور اندیش احباب کے اصرار پر اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہِ عام دیا جاتا ہے۔ کہ جو اصحاب اس شرمناک اور قبیح عادت کا شکار بن کر اپنے قویٰ کی طاقت زائل کر چکے ہوں۔ اور سینکڑوں روپے علاج و معالجہ پر صرف کر کے بھی مایوس رہے ہوں وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کو استعمال کر کے صحتیاب ہو جائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں۔ قیمت صرف لاگت ادویات اور خرچ اشتہارات پر بمشکل اکتفا کرتی ہے۔ ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے۔ **قیمت فی شیشی روغن مالش جو صحت کیلئے کافی ہے تین روپے آٹھ آنے۔ قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جس میں سات یوم کی ۱۴ خوراک موجود ہیں۔ صرف دو روپے آٹھ آنے عہ۲ ؛**

جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کیلئے یہ گولیاں از حد مفید ہیں۔ مادر زاد کمزوری کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہو۔ تین شیشی مقوی اعصاب گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف وغیرہ نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے یہی وجہ ہے کہ ہر بوڑھا جوان بآسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہیگی۔ مکمل بکس کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔ مکمل بکس میں تین شیشیاں گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہوگی **مکمل بکس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک دس روپے۔** دو مکمل بکسوں کی قیمت ۱۹ روپے معمولی کمزوری کیلئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی بفضل خدا مصنوعی یا جعلی اشتہار شائع کر کے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے۔ بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھ کر اور احباب کے اصرار سے یہ اشتہار بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی اور سستی دور ہو جاتی۔ بدن میں چستی آتی ہے۔ طبیعت ہر وقت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہو چکے ہوں۔ ان گولیوں کا استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دواؤں سے عجب و غریب علاج ہے۔ ضرورتمند اصحاب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔

ملنے کا پتہ
شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں موچی دروازہ لاہور

جناب حکیم عالم دین صاحب

خیر گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چار سال سے صحت یاب ہو رہے ہیں۔ میں آپ کی دوائی کو اکسیر سے بڑھ کر زود اثر مانتا ہوں۔ دو مریضوں کے لئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کر دیں؛

اخبار لاحول

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔ اس عنوان سے ایک اشتہار سالہا سال سے اخبارات میں شائع ہو رہا ہے۔ ہم نے اسے اپنے ایک نہایت ہی مایوس از کار رفتہ دوست پر آزمایا۔ واقعی تیر بہدف پایا۔

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب

پنیا بنگال سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہوگئے ہیں واقعی آپ کی دوائی بہت مفید ہے۔ ایک مکمل بکس ایک مریض کے لئے اور روانہ فرما دیں؛

آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب السلام علیکم۔ چند یوم ہوئے۔ کہ آپ سے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ واقعی ان کے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہوگیا ہوں۔ آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے؛
منشی فضل الدین
کارخانہ دھاریوال

خلافت لائبریری ربوہ کیلئے عطیہ
منجانب: محمد داؤد طاہر
[illegible] راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں

جنیوا ۲ نومبر۔ لیگ کی تعاونی کمیٹی نے اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی کے اجراء کی تاریخ ۱۸ نومبر مقرر کی ہے۔

پیرس یکم نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ادگادن کے قریب حبشی اور اطالوی افواج میں زبردست جنگ ہوئی۔ جس میں ساڑھے تین ہزار سپاہی ہلاک اور مجروح ہوئے۔ حبشی افواج نے دوار پر حملہ کیا۔ لیکن ایک خونریز جنگ کے بعد حبشی افواج کو پسپا ہونا پڑا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حبشی سپہ سالار میدان جنگ میں مارا گیا

لنڈن یکم نومبر۔ ایریٹریا کے شمالی محاذ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ اطالوی افواج مختلف اطراف سے ماکیل کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ جنرل شینی کی فوج نے میوبک کے کنوؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ دائیں طرف کی فوج سرحد سوڈان کی سمت الیشم کے مقام تک پہنچ گئی ہیں۔

عدیس آبابا یکم نومبر۔ کوہ موسیٰ علی کے جنوب میں مختصر قبائلی گروہ اطالویوں پر شبخون مار کر انہیں متواتر نقصان پہنچا رہے ہیں۔ قبائلی لشکر نے اطالیہ کے سامان رسد پر چھاپہ مارا اور چند سپاہیوں کو قتل کر کے ۱۲۵ ڈنٹوں پر قبضہ کر لیا۔

روما یکم نومبر۔ قلعہ شیلاوے پر قبضہ کرنے کے بعد اطالوی افواج گورا ہئی کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ گوراہئی کے مقام پر ہنگامہ خیز جنگ ہوگی بیان کیا جاتا ہے۔ اطالوی سپاہی حبشیوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے قلعہ شیلادی میں گھس گئے حبشی سپاہی متعدد رائفلیں اور جنگی اسیر چھوڑ کر بھاگ گئے۔

روما یکم نومبر۔ روما کی نئی یونیورسٹی کا افتتاح کرتے ہوئے سائنور مسولینی نے اپنی تقریر میں کہا۔ ہم اقتصادی ناکہ بندی کی جس کے اطلاق پر دنیا کی تمام مہذب اقوام کو ندامت محسوس کرنی چاہئے۔ پورے زور سے مدافعت کریں گے۔

جنیوا یکم نومبر۔ اس وقت تک پچاس ممالک نے اطالیہ میں اسلحہ کی ترسیل پر پابندیاں عاید کر دی ہیں۔ ۴۷ ممالک نے اطالیہ کی اقتصادی اعانت سے دست کش ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اور ۴۶ ممالک نے اطالوی مصنوعات کی برآمد پر پابندیاں عائد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

روما یکم نومبر۔ دو سو اطالوی طالبعلموں نے برطانوی قونصل خانہ کے سامنے مظاہرہ کیا۔ ان کے ہاتھوں میں ایسے جھنڈے تھے جن پر "انگلستان مردہ باد" لکھا ہوا تھا۔ پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔

عدیس آبابا یکم نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنوبی محاذ پر بمقام ودل ایک اطالوی ہوائی جہاز پر گولہ مار کر گرا لیا گیا۔

جنیوا یکم نومبر۔ مصر لیگ کا ممبر نہیں لیکن اس نے لیگ کو اطلاع دی ہے کہ وہ بھی اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے کو تیار ہے۔

روما ۲ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اطالوی فوجیں ماکیل میں داخل ہو گئی ہیں

روما ۲ نومبر۔ برطانیہ کے خلاف اطالوی لوگوں میں سخت جذبہ نفرت پھیل رہا ہے آج ۱۵۰ اطالویوں کے ایک ہجوم نے انگریزی دکانوں کی کھڑکیوں کو توڑ دیا۔ جن دکانوں میں برطانوی مال کا شک پڑا ہے انہیں چھپایا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲ نومبر۔ آج سر سیمویل ہور اور میرن لوسی کے درمیان اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان صلح کرانے کے متعلق تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ لیکن سمجھوتہ کا کوئی فارمولا مرتب نہیں ہو سکا۔

جبوتی یکم نومبر۔ اٹلی کے مزید پانچ جنگی جہاز جن میں پانچ ہزار لاریاں، ۴ ہزار خچریں ۲۰ ہزار اونٹ اور ۶۵ ہزار ٹن سامان حرب تھا حبشہ کی سرحد پر پہنچے۔ اس وقت حبشہ میں اطالوی سپاہیوں کی کل تعداد ساڑھے پانچ لاکھ ہے۔

عدیس آبابا ۲ نومبر۔ حکومت حبشہ نے سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کی ہے کہ ماکیل پر اطالوی افواج کا قبضہ ہو گیا ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نانکن یکم نومبر۔ چین کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کو ایک جاپانی اخبار فروش نے گولی مار دی۔ جس سے وہ دونو شدید طور پر مجروح ہوئے۔

انگورہ یکم نومبر۔ ترکی مجلس قانون ساز نے ایک قانون منظور کیا ہے جس کی رو سے ناخواندہ شخص کی شادی ممنوع قرار دی گئی ہے۔ فریقین کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ کم سے کم معمولی نوشت و خواند کی استعداد رکھتے ہوں۔

لاہور یکم نومبر۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے بعض مقتدر مسلمان ارکان کی طرف سے لاہور کی مسموم فضا کے متعلق ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے مسلمانوں کو ہر لحاظ سے پر امن رہنے کی تلقین کی ہے۔

لنڈن یکم نومبر۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے شمال مغربی حصہ اور جنوب مشرقی کینیڈا میں زلزلہ کا شدید جھٹکا محسوس ہوا۔ لوگ سخت خوفزدہ ہو گئے۔ نقصانات جانی کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

لاہور یکم نومبر۔ آج لاہور ہائیکورٹ نے لالہ ہرکشن لال کو توہین عدالت کے جرم میں ایک ماہ کی سزائے قید دی۔ لالہ جی کو اے کلاس میں رکھا جائے گا۔

بغداد یکم نومبر۔ شام اور عراق کے درمیان ریلوے لائن کا کام شروع ہو گیا ہے

قاہرہ یکم نومبر۔ حکومت مصر اور جاپان کے درمیان تجارتی معاہدہ کی شرائط طے ہو چکی ہیں۔ صرف کابینہ کی منظوری باقی ہے۔

لکھنؤ یکم نومبر۔ ایک مقامی کالج کی آٹھ طالبات نے کالج کی منتظمات کی انضباطی تدابیر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔

کلکتہ ۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ میں مسٹر سوبھاش چندر بوس کے داخلہ پر سے پابندی دور کر دی گئی ہے۔ قبل ازیں انہیں روس اور برطانیہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔

لکھنؤ ۲ نومبر۔ کانگرس، استقبالیہ کمیٹی کی مجلس عاملہ اور جدید یوپی پراونشل کانگرس کمیٹی میں جو شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے اس کے پیش نظر کانگرس کا اجلاس لکھنؤ کی بجائے آگرہ میں ہوگا۔

لاہور ۲ نومبر۔ حکام نے تلواریں فروخت کرنے کے لائسنس کے حصول کے لئے تین سو درخواستوں میں صرف پانچ کو منظور کیا ہے۔ تلواریں بنانے والوں میں سے صرف دو اشخاص کی درخواستیں منظور کی گئی ہیں۔

نئی دہلی ۲ نومبر۔ کوئٹہ کی کھدائی کے متعلق تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ۱۷ اکتوبر سے ۲۳ اکتوبر تک ۱۵۴۲۱۹ روپے کی جائداد کھود کر نکالی اور مالکان کے حوالے کی جا چکی ہے۔ اس وقت تک کل ۱۶۸۶ انسانی لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔

مدراس ۲ نومبر۔ آج مدراس لیجسلیٹو کونسل میں ہوم ممبر نے کہا۔ کہ ۱۹۳۱ء کے بعد اب تک ۱۵۱ اخباروں اور رسالوں [illegible] ضمانت طلب کی گئی۔ کل ضمانتوں سے گورنمنٹ کے پاس ۱۸۲۰۰ روپے جمع [illegible]

رنگون ۲ نومبر۔ [illegible] ایڈورڈ کا ایک ہوائی جہاز رنگون کے [illegible] گر گیا ہوا باز مجروح ہو گیا

لاہور ۲ نومبر۔ لالہ [illegible] ل کا مکان واقع فیروز پور روڈ لاہور [illegible] نیشنل بنک کے قرضہ کی ادائیگی [illegible] ۲۴۰۰ روپے میں نیلام ہو گیا ہے۔

امرتسر ۲ نومبر۔ گیہوں [illegible] ۲ روپے ۱۰ آنے چھ پائی نخود تیار ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی۔ بمبئی سونا تیار ۳۵ روپے اور چاندی تیار ۶۶ روپے ۶ آنے ہے۔

نئی دہلی یکم نومبر۔ لنڈن میں آئی سی ایس کے امتحان مقابلہ میں ۱۳ ہندو ایک سکھ اور ایک مسلمان کامیاب ہوئے ہیں۔

لنڈن یکم نومبر۔ لنڈن کے ایک ہوٹل میں تین سو شلسٹوں کی طرف سے پنڈت جواہر لال نہرو کا خیر مقدم کیا گیا۔